Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ

عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَحمُوداً

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

۱۹

یوم:- پنجشنبہ ۸ر صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۸/۴۳ | ۷ر اخاء ۱۳۳۳ھش ★ ۷ر اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶۹

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی بے لوث امدادی خدمات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اظہار خوشنودی

لاہور ۷ر اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سیلاب زدہ علاقے میں مجلس کی امدادی خدمات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ایک خط کے ذریعہ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو حضور کی خوشنودی کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

"ملت میں شائع شدہ دوران سیلاب میں خدام الاحمدیہ لاہور کی خدمت خلق کی رپورٹ ملاحظہ فرما کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدام کو شکریہ نیز فرمایا کہ اسی قسم کی خدمات اسلامی روح کو بڑھاتی ہیں۔ جزاکم اللہ"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے اراکین کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق بیش از بیش خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں اپنے افضال سے نوازے۔ آمین۔

پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر تفضل علی نے استعفےٰ دیدیا

گورنر جنرل کی جانب سے استعفےٰ کی منظوری۔ خان عبدالقیوم خاں قائم مقام وزیر تجارت کے فرائض سرانجام دینگے

کراچی ۶ر اکتوبر۔ وزیر تجارت مسٹر تفضل علی نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ گورنر جنرل نے چار اکتوبر سے ان کا استعفےٰ منظور کرلیا ہے۔ وزیر صنعت وخوراک خان عبدالقیوم خان نے عارضی طور پر وزارت تجارت کا چارج بھی سنبھال لیا ہے۔ یاد رہے کہ آئین کی رو سے کسی وزیر کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ وزارت کا عہدہ حاصل کرنے کے بعد دس ماہ تک کسی خالی نشست سے منتخب ہوکر پارلیمنٹ میں آئے۔ چونکہ مسٹر تفضل علی اس شرط کو پورا نہ کرسکے۔ اس لئے انہیں مستعفی ہونا پڑا۔ مسٹر تفضل علی آج کل لندن میں دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس میں پاکستان کے نمائندے کی حیثیت سے شریک ہورہے ہیں۔ وہ تجارت اور عام محصولوں کی کانفرنس میں بھی پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ جو اس ماہ کی اٹھائیس تاریخ کو جنیوا میں شروع ہوگی۔

غوث پور بند ٹوٹنے سے کراچی ریلوے لائن زیر آب ہوگئی

لاہور ۷ر اکتوبر۔ ضلع ملتان میں غوث پور بند کے ٹوٹ جانے سے سیلاب کا پانی خانیوال اور بورے والا کے علاقہ میں پھیل گیا ہے۔ جس سے لاہور اور کراچی کی بڑی ریلوے لائن پر پانی آگیا ہے چنانچہ شام کوٹ اور میلہ رام کے درمیان ریلوے لائن زیر آب ہے۔ گاڑیاں خانیوال اور لودھراں کے راستہ آجارہی ہیں۔ چناب ایکسپریس جو آج کراچی سے روانہ ہوئی آئندہ ملتان۔ شیرشاہ کندیال کیمل پور کے راستے گزاری جائے گی۔ ملتان کے شمال مشرقی حصہ میں حالات بہتر ہونے کی کوئی خبر نہیں آئی۔ بند کے گیارہ شگافوں میں سے پانی تیزی سے خارج ہورہا ہے۔ ملتان کے ڈپٹی کمشنر نے بتایا ہے کہ ان میں سے ایک شگاف ایک سو ساٹھ فٹ چوڑا ہے شگاف کو پر کرنے کے لئے ضروری سامان اور مزدور بھیجے جارہے ہیں۔ ضلع جھنگ میں چنیوٹ لائل پور روڈ پر یکطرفہ آمدورفت شروع ہوگئی ہے۔

ادھر سندھ سے اطلاع ملی ہے کہ سکھر کے مقام پر سندھ کی سطح کم ہوگئی ہے۔ کل پانی کا اخراج چار لاکھ اٹھاون ہزار کیوسک تھا۔ یہ زیادہ سے زیادہ اخراج ہے جو پنجاب کے سیلاب سے متوقع تھا۔

گورنر پنجاب مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کل سیلاب کمشنر کے ہمراہ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ گجرات اور جہلم کے اضلاع کا معائنہ کرینگے گورنر نے امدادی فنڈ میں پانچ ہزار روپے کا عطیہ بھی دیا ہے۔ حکومت پاکستان نے پنجاب کے سیلاب زدگان کے لئے امریکہ سے باضابطہ طور پر امداد دینے کی درخواست کی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۷ر اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت میاں صاحب کو بے خوابی کی شکایت ہے۔ پھوڑے میں بھی کچھ تکلیف ہے ویسے عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ہندوستانی باشندوں کو لنکا سے جانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا

کولمبو ۶ر اکتوبر لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلاوالا نے کل پارلیمنٹ میں کہا کہ لنکا چین سے تجارتی سمجھوتہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہونا خوشی کی بات ہے انہوں نے معاہدہ کی تفصیلات نہیں بتائیں۔ سر جان کوٹلاوالا نے یہ بھی کہا کہ لنکا میں بسنے والے جن ہندوستانی باشندوں نے ہندوستانی شہریوں کے حقوق حاصل کئے ہیں انہیں ہندوستان واپس جانے پر مجبور نہیں کیا جائیگا

بن غازی میں ہنگامی صورت حال کا اعلان

بن غازی ۶ر اکتوبر۔ کل لیبیا کے محلاتی امور کے وزیر کے قتل کئے جانے کے بعد بن غازی میں ہنگامی حالت کا اعلان کردیا گیا ہے۔ سید ابراہیم صالحی فیڈرل گورنمنٹ بلڈنگ کے سامنے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ ملکہ کے ایک قریبی رشتہ دار سید شریف السنوسی نے اس واقعہ کے بعد اپنے آپکو پولیس کے حوالے کردیا

ہندوستان کو امریکی فوجی امداد میں کمی

نئی دہلی ۶ر اکتوبر۔ دہلی کے اخبار ہندوستان ٹائمز نے خبر دی ہے کہ امریکہ نے ہندوستان کی ساڑھے آٹھ کروڑ ڈالر کی امداد گھٹا کر چھ کروڑ پانچ لاکھ ڈالر کردی ہے اس رقم میں سے ایک تہائی قرض کی صورت میں دی جائے گی۔ اور باقی رقم جو چار کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ امریکی زرعی پیداوار کی صورت میں اور فولاد اور انجن منگانے کے لئے بطور امداد دی جائے گی

تمام قائدین خدام الاحمدیہ کے نام

ضروری پیغام

جیسا کہ خدام کو علم ہے اس وقت پنجاب کو خطرناک سیلاب کا سامنا ہے۔ خدام کو چاہیئے کہ وہ ہر قربانی کرکے اپنے ہمسائیوں کی ہر طرح مدد کریں۔ اس موقعہ پر سب سے پہلے انسانی جانوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ مقامی حکام کو اپنی خدمات پیش کردیں۔ جو ڈاکٹر اور کمپونڈر ہیں وہ طبی امداد کے لئے آگے آئیں۔ اور جو خدام مالی امداد کرسکتے ہوں یا بے گھروں کو اپنے ہاں پناہ دے سکتے ہوں۔ وہ اپنے مکانات پیش کریں۔ کیونکہ یہی خدمت کا اصل وقت ہے۔ جس سے محروم رہنا بدقسمتی ہے

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

مورخہ آٹھ اکتوبر بروز جمعہ صبح آٹھ تا دس بجے رتن باغ میں لجنہ اماء اللہ لاہور کا اجلاس عام ہوگا۔ لاہور کے جملہ حلقوں کی صدر اور سیکرٹری وقت مقررہ پر پورے آٹھ بجے مع چندہ اور لجنہ کی مکمل رپورٹ کے رتن باغ پہونچ جائیں۔

جنرل صدر لجنہ اماء اللہ لاہور

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر نمبر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

ہے مدت سے شیطان کے ہاتھ آئی
حکومت جہاں کی خدا کی خدائی

ہر اک چیز الٹی نظر آ رہی ہے
بھلائی بُرائی بُرائی بھلائی

یہ گنگا تو الٹی بہے جا رہی ہے
جو مسلم کی دولت تھی کافر نے کھائی

ہیں خود اپنے گھر کا بھی مالک نہیں ہوں
ہے غیروں کے ہاتھوں میں میری بڑائی

فراڈ کا ہے ذکر ہر اک زباں پر
ہیں بھولے ہوئے اب بخاری نسائی

شجرِ کفر کا ٹھنا ہے مصیبت
ہے دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی

ترے باپ دادوں کے مخزن مقفل
ترے دل کو بھائی ہے دولت پرائی

ہیں مدح و ثنا حصۂ گبر و ترسا
پہ مسلم کی قسمت ہیں ہے جگ ہنسائی

شیاطیں کا قبضہ ہے مسلم کے دل پر
خدا کی دہائی خدا کی دہائی

تو اک بار مجلس میں مجھ کو بلا تو
کروں گا نہ تجھ سے کبھی بے وفائی

خدا میرا بدلہ ہے لیتا ہمیشہ
جو گذری مرے دل پہ دنیا پہ آئی

سنا کرتے ہیں دل کی حالت ہمیشہ
کبھی آپ نے بھی ہے اپنی سنائی

مرا کام جلتی پہ پانی چھڑکنا
رقیبوں کا حصہ لگائی بجھائی

محمد کی اُمت مسیحا کا لشکر
پہیلی یہ میری سمجھ میں نہ آئی

نبوت سے منکر وراثت کا دعویٰ
ذرا دیکھنا مولوی کی ڈھٹائی

رہی ہے نہ تیری نہ شیطان کی وہ
کچھ ایسی ہے بگڑی خدایا خدائی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی خدا تعالیٰ کے سایہ میں ہوتا ہے

"تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے۔ مگر چاہیئے۔ کہ تقویٰ خالص ہو۔ اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو۔ ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں۔ اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو۔ تو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے۔ وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے۔ ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جاوے۔ تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہوتا ہے۔ کہ خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردد نہیں ہوتا۔ کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا۔ کہ اس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے۔ مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے۔ کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں"۔ (الحکم جلد ۵ ص ۲۳)

اخبار ربوہ

(۱) یکم اکتوبر خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدمتِ خلق کی اہمیت بیان فرمائی۔ اور جماعت کو مصیبت زدگان کی ہمدردی اور اعانت کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ بعض نوجوان بعد از اں لوگوں کی مخالفت کے باعث کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم دوسروں کی خدمت محض اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں۔ لوگوں کی واہ واہ کی خاطر نہیں کرتے۔ اس لئے اگر لوگ ہماری خدمت کی قدر نہ بھی کریں۔ تو اس کی قطعاً پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسی صورت حال تو خدمت کرنے والے کے اجر و ثواب کو اور بھی بڑھانے والی ہوگی۔ حضور نے خدام الاحمدیہ لاہور کی تازہ خدماتِ خلق کو خاص طور پر سراہا۔ حضور نے جماعت کو سیلاب کے مصیبت زدگان کی خاص مدد کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور کی صحت ا[illegible] نقرس کی وجہ سے کمزور ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(۲) تعلیم الاسلام کالج میں بجلی کا کنکشن مل گیا ہے۔

(۳) گزشتہ جمعرات جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے نے امریکہ کے مذہبی فرقوں کے بارے میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ طلبا نے سوالات دریافت کئے۔ جناب صوفی صاحب کے جوابات کے بعد پرنسپل صاحب نے فاضل لیکچرار کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(۴) ریلوے لائن بدستور شکستہ ہے۔ اور ریل کی آمد و رفت ابھی تک بند ہے۔ ڈاک فی الحال آدمی کے ذریعہ آ رہی ہے۔ جو باقاعدہ نہیں ہے۔ امید ہے کہ دس اکتوبر تک ریل جاری ہو جائیگی۔

(۵) ربوہ سے سرگودھا نیز لاہور کے لئے لاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

(۶) نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول آج سے کھل گئے ہیں۔ جو طلباء ابھی نہیں آئے۔ ان کو جلد آنا چاہیئے۔ تاکہ تعلیم کا حرج نہ ہو۔

(۷) ۲۴ ستمبر جمعہ کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیماری کے باعث نماز جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق خطبہ جمعہ مولانا ابوالعطاء نے بیان کیا۔ اور نماز پڑھائی۔ (نامہ نگار) ۲/۱۰/۵۴

پتے درکار ہیں

(۱) عبدالستار صاحب ولد مولوی محمد ظہور صاحب قوم افغان سابق مہاجر پٹیالہ کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو تحریر فرما کر مشکور فرماویں۔ اور اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو فوراً دفتر امور عامہ میں تشریف لے آئیں۔ نائب ناظر امور عامہ

(۲) ڈاکٹر سید عبدالحمید صاحب ولد سید عنایت علی صاحب مرحوم لدھیانوی کا ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔ یا اگر خود وہ یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل روزانہ خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے د[illegible]

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۷ اخاء ۱۳۳۳ش

قرطاس ابیض

پاکستان اور بھارت نے سوموار کو وہ تمام خط و کتابت جو ایک سال میں پاکستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کے درمیان نہری پانی اور کشمیر کے متعلق ہوئی. شائع کر دی ہے۔ اور دونوں حکومتوں نے اپنے اپنے نقطۂ نظر سے اس پر رائے زنی بھی کی ہے۔ پاکستان کے وزیر اعظم ہی نے اس خط و کتابت کو شائع کرنے کی تحریک کی تھی. پاکستان نے جو قرطاس ابیض شائع کیا ہے۔ اس میں اس خط و کتابت کی بنا پر دونوں وزرا اعظم کے درمیان گفتگو کی ناکامی کی وجہ پنڈت نہرو کی سوفسطائی منطق پر ڈالا ہے۔ اور بھارت نے بھی اپنی باتوں کو اپنے نقطۂ نظر سے وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس ساری خط و کتابت، اور بھارت کی وضاحت سے بھی جو موٹی بات ایک سرسری نظر رکھنے والے شخص کی سمجھ میں آتی ہے۔ وہ یہ ہے. کہ اس خط و کتابت کے دوران میں پنڈت نہرو تو نت نئے نئے اعتراض اٹھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور مسٹر محمد علی اپنا زورِ قلم ان اعتراضات کو رفع کرنے میں صرف کرتے رہے ہیں۔ آخر میں پنڈت نہرو نے ایک ایسے اعتراض کی پناہ لی ہے۔ کہ جس کا توڑ عام سمجھ کے نزدیک ناممکن ہے۔ اور آخرکار اسی بات پر جا کر آپنے طور پر بات چیت کر کے مسئلہ کشمیر کو سلجھانے کا امکان ختم ہو گیا ہے

پنڈت جی نے آخر میں جو اعتراض کیا ہے. وہ یہ ہے. کہ پاکستان کے امریکہ سے فوجی امداد لینے کی وجہ سے اس مسئلہ کا تمام پس منظر ہی بدل گیا ہے۔ پنڈت جی نے اس کی وضاحت اس طرح کی ہے. کہ فوجی امداد لینے کی وجہ سے پاکستان فوجی لحاظ سے مضبوط ہو گیا ہے۔ اس لئے کشمیر میں جتنی بھارتی فوج رکھنے کے لئے پہلے بھارت نے تجویز کی تھی. اب اس سے بھی زیادہ بھارتی فوج کی ضرورت ہوگی. دوسری بات جو اس ضمن میں دلیل کے طور پر پنڈت جی نے پیش فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے. کہ پاکستان نے امریکی فوجی امداد لیکر اور سیٹو میں شمولیت کر کے مغربی اقوام کے متحارب بلاکوں میں سے ایک کا ساتھ دیا ہے. اور یہ بات بھارت کی پالیسی پر اثر انداز ہوئی ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر اس وجہ سے ایشیا کی سیاست پر بھی بڑا اثر پڑا ہے۔

ان دلائل کو سنکر دنیا کیا کہے گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے. کہ پنڈت جی کو اس وقت تک اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ جب تک وہ مسلح فوج کے ذریعہ کشمیر پر اپنا قبضہ قائم رکھ سکتے ہیں. کیونکہ یہ بات کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتی. کہ کشمیر کے لوگوں کے حق خود ارادیت کے استعمال کو بھارت کی امن پسندانہ پالیسی یا ایشیا کے مسائل سے کیا تعلق ہے؟ اگر بھارت کی پالیسی واقعی امن پسندانہ ہے۔ اور ایشیائی ممالک کے مسائل میں سے بڑا مسئلہ مغربی اقوام سے ان کی بالکل آزادی ہے۔ اور اگر کشمیر میں غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہو. جس سے اہل کشمیر اپنا حق خود ارادیت کا استعمال کر سکیں. تو یہ امر بھارت کی امن پسندانہ پالیسی اور ایشیائی مسائل کو تقویت کا باعث ہے یا کمزوری کا؟ پنڈت جی کے نزدیک بھارت کی امن پسندانہ پالیسی اور ایشیائی ممالک کی آزادی کا یہی مطلب ہے نا کہ اگر تمام دنیا میں نہیں. تو کم سے کم اس علاقہ میں تمام ممالک امن سے رہیں۔ اور ایشیا کے سب ممالک مل کر کوشش کریں. کہ ایشیا مغربی اقوام کے اقتدار سے آزاد ہو. تو کیا اس کا یہ طریقہ ہے. کہ ایک مرنجاں مرنج قوم کو جیسا کہ کشمیری قوم فی الواقعہ ہے. بزور بازو اپنا محکوم رکھا جائے. اور اس کو یہ موقع بھی نہ دیا جائے. کہ وہ اپنے متعلق آزادانہ طور پر خود فیصلہ کر سکے؟ یہ پالیسی تو وہی ہے۔ جس کی پنڈت جی مغربی اقوام کے تعلق میں اصولاً پہلے بھی اور اب بھی کئی بار مذمت کر چکے ہیں۔ پھر مغربی اقوام کے دباؤ سے ایشیائی ممالک کو آزاد رکھنے کا یہ مطلب تو نہیں ہے۔ کہ بعض ایشیائی ممالک پر خود بعض طاقتور ایشیائی ممالک بنوک شمشیر قبضہ جمائے رکھیں۔ اور انہیں حق خود ارادیت کے استعمال کا بھی موقع نہ دیں۔

پاکستان کو امریکی فوجی امداد کے ضمن میں پنڈت جی نے یہ خدشہ بھی ظاہر فرمایا ہے. کہ یہ سامان بھارت کے خلاف استعمال کیا جائیگا۔ اور یہ کہ پاکستان بزور شمشیر کشمیر لینا چاہتا ہے۔ اور اس لئے وہ اپنے آپ کو طاقتور بنا رہا ہے۔ اگرچہ اس کا جواب مسٹر محمد علی نے وضاحت سے دیا ہے. اور صاف صاف لفظوں میں بتایا ہے. کہ پاکستان کا کوئی ایسا ارادہ نہیں ہے۔ بلکہ وزیر خارجہ کا یہ خیال بھی پیش کیا ہے۔ جو ابھی حال ہی میں انہوں نے ظاہر کیا ہے. کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کا خیال بھی مجنونانہ حرکت ہے۔ اور دونوں ملکوں کے لئے خود کشی کے مترادف ہے. مگر پنڈت جی اپنی بات پر مصر ہیں۔

حقیقت یہ ہے. کہ بھارت نے خود کشمیر پر فوجی قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور فوجی طاقت سے ہی اس پر قابض رہنا چاہتا ہے۔ اس کی یہ نیت امریکی امداد کے عذر سے ہی پہلے سے بھی زیادہ واشگاف ہو گئی ہے۔ وہ کسی صلح و محبت کی بات چیت سے مسئلہ کشمیر کو طے کرنے کا قطعاً ارادہ نہیں رکھتا. بلکہ اس کی خواہش یہ ہے. کہ جب تک اس تعلق میں اس سے کوئی فائق طاقت کے ذریعہ حق و انصاف کی بات نہ منوانے کے قابل ہو گا۔ اس وقت تک وہ اپنا جبری قبضہ قائم رکھے گا۔

ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے. کہ مسئلہ کشمیر کے تعلق میں بھی پنڈت جی کا موقف ان کی اپنی ہی پیش کردہ امن پسندانہ پالیسی اور ایشیائی ممالک کے مفاد کے خلاف ہے. اور جس امر کی گو غلط طور پر ہی سہی آپ کو پاکستان سے شکایت ہے. وہ زیادہ تر کشمیر کے بارے میں بھارت کا غلط اور حریصانہ رویہ کا ہی نتیجہ ہے۔ اور اگر بھارت کی امن پسندانہ پالیسی اور ایشیائی ممالک کے مفاد کا کوئی دشمن ہے تو وہ بھارت کا مسئلہ کشمیر کے متعلق یہی رویہ ہے، جو اس خط و کتابت سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے. جو شائع ہوئی ہے۔ اور جس کی حقیقت کو پنڈت جی کی توت دلیل سازی بھی دنیا کے امن پسند لوگوں کی نظر سے اوجھل نہیں رکھ سکتی۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے

کم سے کم وقت میں چندہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۴ء میں سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں. اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے. مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے. نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لیکر بھجوا رہی ہیں. جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کی نوعیت کو اچھی طرح نہیں سمجھا. کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے. چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالے خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں. کہ

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو. تو یہ نہیں ہوتا. کہ دیکھنے والا کہے. کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں. پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا. بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو۔ وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے. اسی طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں جو کچھ دینا ہے دس پندرہ دن کے اندر اندر ادا کر دو"

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں. اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں. (ناظر بیت المال)

پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کا نیا عہدہ

اور

احباب جماعت سے دعا کی درخواست

احباب کو اخبارات کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے. کہ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں آپ کو کراچی یونیورسٹی میں شعبۂ نفسیات کا صدر مقرر کیا گیا ہے. احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے آپ کو یہ نیا عہدہ مبارک کرے۔ اور ملک و قوم اور دین کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے. نیز آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۵، ۶، ۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شرکت فرمائیں

اہلحدیث کی مسجد میں جماعت اسلامی کا پراپیگنڈا

از مولانا ابوالکلام آزاد

ریاست مالیر کوٹلہ کی جماعت اہلحدیث میں جماعت اسلامی کے سوال پر اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ ایک ہی مسجد میں دو جماعتیں ہونے لگیں آخر یہ معاملہ مولانا ابوالکلام کے سامنے پیش کیا گیا مولانا نے اس معاملہ کا جو فیصلہ کیا وہ "الجمعیۃ" دہلی کی وساطت سے درج ذیل کیا جاتا ہے (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت اہل حدیث مالیر کوٹلہ میں کچھ عرصہ سے ایک سخت نزاع پیدا ہو گیا ہے نزاع نے اس قدر طول کھینچا کہ پولیس کو حفظ امن کے لئے مداخلت کرنی پڑی اور بالآخر اصلاح حال اور رفع نزاع کے لئے معاملہ تین ثالثوں کے سپرد کر دیا گیا۔

جو حضرات ثالث مقرر ہوئے ہیں انہوں نے معاملہ کی تفصیلات سے مجھے مطلع کیا اور لکھا کہ جماعت کے دونوں فریق چاہتے ہیں کہ معاملہ آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ آپ جو فیصلہ کریں گے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کی جائے گی۔ میں نے انہیں لکھا کہ دونوں فریق ایک معتمد نمائندہ دہلی بھیج دیں۔ تاکہ دونوں فریقوں کا نقطہ خیال مجھے معلوم ہو جائے۔ اس کے بعد جس نتیجہ پر پہنچوں گا لکھ کر بھیج دوں گا۔ چند دنوں کے بعد ثالثوں نے مجھے اطلاع دی کہ دونوں فریقوں نے اپنی اپنی انجمنوں کا جلسہ کر کے دو نمائندے چن لئے ہیں۔ ایک فریق نے بابو محمد شفیع صاحب کو چنا ہے اور دوسرے فریق نے ماسٹر کفایت اللہ صاحب کو۔

۲۴ راگست ۱۹۵۳ء کو یہ دونوں صاحب دہلی آئے اور مجھ سے ملے۔ یہ دونوں صاحب اپنا تحریری بیان لائے تھے جو میں نے لے لیا۔ انہوں نے تفصیل کے ساتھ زبانی تقریریں کیں۔ جو میں نے سن لیں۔ معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ قلم بند کر کے بھیجے دیتا ہوں۔

بناءِ نزاع

نزاع جس معاملہ میں ہوا وہ یہ ہے کہ مسجد اہلحدیث کا امام اور خطیب کیسا چاہیئے؟ اور موجودہ امام مولوی محمد امین صاحب مبارکپوری اس منصب پر قائم رہیں یا انہیں سبکدوش کر دیا جائے؟

مالیر کوٹلہ میں جماعت اہل حدیث کی ایک مسجد ہے۔ جس کا انتظام انجمن اہل حدیث کی نگرانی میں ہے۔ مسجد کی امامت و خطابت کے لئے انجمن نے یہ طے کیا تھا کہ اس منصب پر ایک ایسے اہل حدیث عالم کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو قرآن و حدیث کا درس دے سکے۔ اور توحید و سنت کا مبلغ ہو دو سال ہوئے مولوی محمد امین صاحب مالیر کوٹلہ آئے اور اس منصب پر مقرر کئے گئے۔ مولوی صاحب ممدوح جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس منصب کو جماعت اسلامی کے افکار و عقائد کی تبلیغ و اشاعت کا ذریعہ بنا لیا۔ اور یہ صورت حال بتدریج یہاں تک بڑھ گئی کہ ان کے وعظ و ہدایت اور عملی جدوجہد کا تمام تر مرکز جماعت اسلامی کی دعوت و تبلیغ ہو گئی۔ جماعت اسلامی کا مرکز قائم کیا گیا۔ اور بیت المال بھی کھول دیا گیا۔

اس صورت حال کی وجہ سے جماعت اہل حدیث میں اختلاف رونما ہوا۔ ایک گروہ نے اسے پسند نہیں کیا کہ مسجد کی امامت جماعت اسلامی کی دعوت و تبلیغ کا آلۂ کار بنا دی جائے اس کی رائے یہ ہوئی کہ امام مسجد کو صرف مسلک اہل حدیث کے افکار و مقاصد کا مبلغ ہونا چاہیئے وہ چاہتا ہے کہ مولوی محمد امین صاحب اس خدمت سے سبکدوش کر دیئے جائیں۔ دوسرا گروہ مولوی صاحب کا حامی ہے۔ اسے اس پر اصرار ہے۔ کہ مولوی صاحب ممدوح ہی امام رہیں۔

بالآخر یہ تفرقہ یہاں تک بڑھا کہ مسجد میں دو جماعتیں ہو گئیں۔ ایک جماعت مولوی محمد امین صاحب کے پیچھے نماز پڑھتی ہے۔ دوسری ایک دوسرے صاحب مولوی عبداللہ صاحب کے پیچھے۔ گذشتہ رمضان میں ایک نیا جھگڑا پیدا ہو گیا یعنی یہ کہ مسجد میں پہلی جماعت کس فریق کی ہو؟ اس پر جذبات اس قدر تیز ہو گئے کہ تصادم اور نقضِ امن کا اندیشہ پیدا ہو گیا۔ اور پولیس کو مداخلت کرنی پڑی۔ پولیس نے فریقین کے پینتیس افراد کو زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے ابتدائی پیشی کے بعد کارروائی ملتوی کر دی۔ اور ثالث مقرر ہوئے تاکہ اصلاح حال کی کوشش کی جائے۔

جو فریق موجودہ امام صاحب کا مخالف ہے اس کی جانب سے محمد شفیع صاحب آئے تھے۔ جو فریق ان کا حامی ہے ان کی جانب سے ماسٹر کفایت اللہ صاحب آئے تھے۔

فیصلہ

اس نزاع نے ایک اصولی سوال پیش کر دیا ہے۔ جس کا ہمیں فیصلہ کرنا چاہیئے۔ سوال یہ ہے کہ مسجد اہل حدیث کی امامت و خطابت کے منصب کو کسی دوسری مذہبی یا سیاسی تحریک کی دعوت و تبلیغ کا ذریعہ بنانا مناسب ہے یا نہیں؟ اور جماعت اہل حدیث کے مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسا کرنا درست ہوگا یا نہیں؟ معاملے کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد میں جس نتیجے پر پہونچا ہوں وہ یہ، کہ ایسا کرنا درست نہیں ہوگا اتنا ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر اس بات کا دروازہ فوراً بند نہیں کر دیا گیا۔ تو جماعت اہلحدیث کے لئے آئندہ طرح طرح کی مشکلات و مفاسد کا ذریعہ بنائی جا سکتی ہے۔ آج جماعت اسلامی کا سوال پیدا ہوا ہے کل کو کوئی دوسرے امام صاحب آئیں گے۔ اور مسجد کے ممبر کو کسی دوسری سیاسی یا مذہبی تحریک کی دعوت و تبلیغ کا پلیٹ فارم بنا دیں گے۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ مسجد کی امامت وقت کی سیاسی یا مذہبی تحریکوں کا ایک بازیچہ بن کر رہ جائیگی۔ اور جماعت اہلحدیث اپنے مسلک اور اصول کو محفوظ نہیں رکھ سکے گی۔

ملک میں جو سیاسی اور مذہبی تحریکیں چل رہی ہیں۔ لوگوں کو اختیار ہے کہ اگر چاہیں۔ تو ان میں دلچسپی لیں۔ لیکن مسجد کی امامت و خطابت کو اس کا آلۂ کار بنانا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔ مسجد کا ممبر صرف کتاب و سنت کی تبلیغ و تلقین کے لئے ہے۔ اسے دوسری تحریکوں کی حمایت (پروپیگنڈا) کا پلیٹ فارم نہیں بنانا چاہیئے اگر ایسا کیا گیا تو یہ جماعت کے لئے ایک خطرناک اقدام ہوگا۔

بابو محمد شفیع صاحب نے اپنے بیان میں یہ بات بھی لکھی ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے بعض افکار و آراء قابل اعتراض ہیں۔ اور علماء نے ان کا رد کیا ہے میں اس معاملہ میں جانا ضروری نہیں سمجھتا۔ میرے سامنے معاملہ صرف اس شکل میں آیا ہے کہ کیا اصولاً یہ بات مناسب ہو گی کہ مسجد کی امامت کے منصب کو کسی سیاسی یا مذہبی تحریک کی تبلیغ کا ذریعہ بنایا جائے؟ اگر ایسا کرنا اصولاً درست نہیں تو پھر اس بحث میں پڑنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ جس تحریک کا سردست سوال پیدا ہوا ہے وہ کیسی ہے؟ اور اس کے افکار و آراء کیا ہیں؟ جیسے کچھ بھی ہوں لیکن امامت کے منصب کو ان کا ذریعہ تبلیغ نہیں بنانا چاہیئے۔

ماسٹر کفایت اللہ صاحب نے اپنے بیان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ بابو محمد شفیع صاحب کی مخالفت محض جماعت اسلامی کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ بعض شخصی وجوہ کی بناء پر ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے بعض واقعات بیان کئے ہیں۔

میں نے ان واقعات کی تحقیق ضروری نہیں سمجھی۔ کیونکہ سوال افراد کی مخالفت کا نہیں ہے۔ بلکہ اصل مسئلہ کا ہے۔ فرض کر لیا جائے کہ محمد شفیع صاحب کسی ذاتی مخالفت کی بناء پر موجودہ امام صاحب کی مخالفت کر رہے ہیں لیکن پھر بھی اصلی سوال بدستور باقی رہتا ہے کہ مسجد کی امامت کو وقت کی تحریکات کا ذریعہ تبلیغ بنانا چاہیئے یا نہیں؟

میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ مولوی محمد امین صاحب کو اس خدمت سے سبکدوش کر دینا چاہیئے۔ اور ان کی جگہ ایک ایسے اہلحدیث عالم دین کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو اہل حدیث کے مسلک کے مطابق قرآن و حدیث کی تعلیم دے توحید و سنت کی تبلیغ کرے۔ اور وقت کی سیاسی اور مذہبی تحریکوں سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو۔ اگر فوراً کسی ایسے صاحب کا تقرر نہیں ہو سکتا۔ تو سردست مولوی عبداللہ صاحب امامت کی خدمت انجام دیں۔ جب تک کہ کسی زیادہ اہل شخص کی خدمات حاصل ہو جائیں

آخر میں مَیں دونوں فریقوں سے درخواست کروں گا۔ کہ جو کچھ ہو چکا ہے۔ اب اسے یک قلم فراموش کر دیں اور بحکم انما المومنون اخوۃ باہم دگر بغل گیر ہو کر از سر نو رشتۂ اخوت و محبت کو تازہ و استوار کریں۔

دستخط

ابوالکلام آزاد

انسدادِ بیکاری

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں کے بیکار دوستوں کے مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

۱۔ نام مع ولدیت و پورا پتہ۔ ۲۔ قومیت و خاندانی پیشہ۔ ۳۔ تاریخ پیدائش۔ ۴۔ تعلیمی قابلیت۔ ۵۔ عملی تجربہ اگر کسی کام کا ہو۔ ۶۔ قد۔ وزن۔ چھاتی۔

۷۔ دینی کوائف۔

(ا) تاریخ بیعت (ب) اخلاقی حالت۔ (ج) خدمات سلسلہ۔ (د) تصدیق مقامی امیر صاحب۔

(ناظر امور عامہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ کی ہمشیرہ جو قادیان میں مقیم ہیں۔ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک ممتاز احمد از چھا[illegible])

(۲) میری ہمشیرہ محترمہ (اہلیہ ملک عبدالحفیظ صاحب) بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (بشیر ملک از بمبڑیال) (۳) میں ایک دفتری مقدمہ میں تین سال سے ماخوذ ہوں۔ احباب جماعت میری بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار:- محمد شفیع احمدی موضع سلیم پور)

حوادث

از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

آج کل بعض لوگ موجودہ حوادث کو غیر معمولی شدید اور بے نظیر تسلیم کرتے ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ ان کا تعلق گناہوں اور خدا تعالےٰ کی نافرمانیوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ جبکہ کئی مجرمین ان سے محفوظ و مصئون ہیں۔ حالانکہ جرم و اثم کا موازنہ اس خالق و مالک حقیقی کے اختیار میں ہے۔ جس کے یدِ قدرت میں جمازۂ جہاں کی مہار ہے۔ اور اسی کی حکمت و مصلحت اس بارے میں حکم و عدل ہو سکتی ہے۔ اور ہونی چاہیئے۔ حال میں کئی ایسے مصائب سے لوگوں کو پالا پڑا ہے۔ جن کی نسبت یہ متفق اللفظ مان لیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ صدی میں ان کی نظیر و مثال نہیں ملتی۔ اور یہ کہ یہ بلائیں عالمگیر ہیں۔ جنگ کی خوفناک تباہیوں کے بعد زلازل پھر پے در پے بارش سیلاب سے بربادی کا کئی بار اعتراف ہو چکا۔ صرف ہند و پاک میں ہی نہیں۔ بلکہ سمندر پار کے تمام ممالک و جزائر میں جن میں سے کوئی بھی بربادی و تباہی سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ اسباب حفاظت و حیانت موجود ہونے کے پچھلی نصف صدی میں پیش آنے والے واقعات اگر کسی کو بھول گئے ہوں۔ تو حالیہ حوادث ہی کو لیں۔ جو تمام ملکوں میں ظاہر ہوئے۔ غیر معمولی باد و باراں کے طوفانوں کا سلسلہ تو اب تک جاری ہے۔ جو مغربی اور مشرقی ممالک و جزائر میں رونما ہوا ہے۔

ابھی کل کی خبر ہے۔ کہ جاپان میں جو طوفان آیا تو تین ہزار افراد یکدم ڈوب گئے۔ اسی ہزار مکانات گر گئے۔ بارہ سو جگہوں پر ریلوے لائنیں ٹوٹ گئیں۔ اور مان لیا گیا۔ کہ ایسی مصیبت تباہی و بربادی پے در پے صدی میں کبھی رونما نہیں ہوئی۔ یورپ میں سوئٹزرلینڈ ہالینڈ خاص انگلستان کو کئی ایسے طوفانوں سے سابقہ پڑا۔ جن کی نسبت اخباروں میں شائع کیا گیا۔ کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ امریکہ میں بھی کئی علاقوں میں ایسا ہوا۔ دور کیوں جائیں ہند میں یہ تیسری بار جو طوفان باد و باراں اور سیلاب کا زور ہے۔ اس کا سب علاقوں میں شور ہے۔ کوئی حصہ بھارت کا اس سے محفوظ نہیں۔ وہی دریا برہم پتر گومتی جو سرسبزی و آبادی کا موجب تھے۔ تباہی کا موجب بن گئے ہیں۔ اور یو۔ پی میں اسی لاکھ کو اس سے غایت درجہ متاثر بتایا جا رہا ہے۔ اور آسام ڈبرو گڑھ کی مانند کئی شہر اور بستیاں بالکل غرقاب ہو چکی ہیں۔ بمبئی کی غیر معمولی بارش نے گذشتہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ پھر بعض ایسے فوری حادثے کہ جیسے کنبھ کے میلے میں ہزاروں انسانوں کی موت اور کئی کشتیوں کا یکدم اپنی سواریوں سمیت ڈوب جانا۔ ایک گاڑی کا جس میں چھ سو سواریاں تھیں۔ پل سے ندی میں گر کر تباہی ڈھانا الحفیظ الامان۔

خود ہمارے پاکستان میں مشرقی بنگال میں جو کچھ بارش و سیلاب سے ہوا۔ اس کی رپورٹیں اب تک چھپ رہی ہیں۔ اب مغربی پاکستان (جو کئی مہینوں سے خشک سالی اور ساون بھادوں میں ایک قطرہ بارش نہ گرنے سے تشنہ لبی سے جاں بلب ہو کر پانی پانی پکار رہا تھا) بارش و سیلاب سے ۵۰ء کی تباہی کے بعد جو کچھ دیکھ رہا ہے۔ وہ پیش نظر ہے۔ صرف لاہور میں ۱۶ انچ موسلا دھار بارش ریکارڈ ہوئی۔ اور ریڈیو پاکستان نے نشر کیا ہے۔ اور سرکاری طور سے تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ صرف شہر لاہور میں ساڑھے آٹھ سو پکے اور ایک ہزار چھ کچے مکان زمین پر آ رہے۔ اور دو ہزار جھونپڑے بہہ گئے۔ مضافات کے بارہ اضلاع کے دیہات کی غرقابی اور بربادی الگ ہے۔ سو ان واقعات اور حادثات کو دیکھتے ہوئے معاصر تسنیم نے بجا طور پر تسلیم کیا ہے۔ اور معترضین کو متنبہ کیا ہے۔ کہ یہ عذاب الٰہی ہے۔ ہمیں تضرع و ابتہال الی اللہ سے کام لینا چاہیئے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

”گویا یہ ہنگامہ فسق و بغاوت (رقص و سرود کی رنگین محفل) اس لئے ملتوی نہیں کیا گیا۔ کہ منتظمین کو عذاب الٰہی سے عبرت ہوئی الخ (تسنیم ۲۹ ستمبر)

پھر ایک مقالہ میں ایسے عذابوں کی وجہ قرآن مجید سے بتائی ہے۔ پہلا حوالہ ان آیات کا ہے۔

وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباساء والضراء لعلھم یضرعون —— وقالوا قد مس اباءنا الضراء والسراء فاخذناھم بغتۃ وھم لا یشعرون۔ ولو ان اھل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذناھم بما کانوا یکسبون (الاعراف ۱۲)

اس کا ترجمہ تسنیم نے یہ کیا ہے۔ کہ نہیں بھیجا ہم نے کسی آبادی میں کوئی نبی کہ نہ مبتلا کیا ہو ہم نے وہاں کے لوگوں کو مصیبت اور تکلیف میں کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔ —— وہ لوگ پھر پھلے پھولے تو کہنے لگے۔ پہنچی تھی ہمارے باپ دادوں کو تنگی اور خوشی پھر ہم نے انہیں پکڑا اچانک جبکہ انہیں احساس تک نہ تھا۔ اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور بچ کر چلتے۔ تو ہم کھول دیتے ان پر برکتیں آسمان اور زمین سے۔ لیکن وہ جھٹلانے لگے۔ تو ہم نے ان کی کمائی (کرتوتوں) کے بدلے میں ان پر گرفت کی

اس حوالہ میں عذاب الٰہی سے پہلے کسی منذر و مامور کی بعثت کا ذکر ہے۔ پھر متنبہ کرنے کے لئے پے در پے عالمگیر مصائب کے نزول کا۔ پھر لوگوں کے عام جواب کا۔ کہ ایسا تو ابتداء سے ہمارے آباؤ اجداد سے ہوتا آیا ہے۔ مگر اس اشتباہ سے فائدہ نہ اٹھانے اور شوخی و شرارت سے کام لینے کی صورت میں ان کو تباہ و برباد کر دینے کا دستور اور نہ ٹلنے والا قانون بتایا۔ اور فرمایا۔ کہ اس کا علاج و مداوا صرف ایمان اور اتقاء ہے۔ دوسرا حوالہ سورہ انعام ۵ سے دیا ہے۔ جس میں یہی مضمون ہے۔ ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذنھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون۔ فلولا اذ جاءھم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم۔ الآیۃ۔

ترجمہ از تسنیم۔ تم سے پہلے بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول بھیجے۔ اور ان قوموں کو مصائب و آلام میں مبتلا کیا۔ تاکہ وہ گڑگڑائیں مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گئے۔ (تو ان کو اچانک پکڑا اور اس وقت ان پر مایوسی طاری تھی)

ان آیات میں بھی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے مطابق الٰہی قانون کا ذکر ہے۔ کہ ایسے شدید اور عالمگیر مصائب و آلام کے عذاب سے پہلے ضرور اپنے کسی مبعوث و عبد مامور کے ذریعہ انذار کر لیا جاتا ہے۔ جب انکار پر اصرار اور نافرمانیوں کا طغیان حد سے بڑھ جاتا ہے۔ تو پھر موجودہ حالت رونما ہو جاتی ہے۔ جو ہمارے سامنے ہے۔ جس کے نتیجے اور انجام سے اللہ پناہ میں رکھے۔ اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

اس موقعہ پر میں اپنی جماعت اور برادرانِ طریقت سے جن میں سے یہ ننگِ اسلام و احمدیت اول مخاطب ہے۔ کہتا ہوں کہ ہم میں ایک نذیر آیا۔ اور خدا نے اسکی زبان سے ہمیں فرمایا۔ کہ زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دوں گا۔ اس نے ۱۹۰۷ء میں یعنی آج سے ۴۷ سال پیشتر متنبہ کیا۔ اور بہتوں نے میں نے بھی اس کی آواز کو اپنے ان کانوں سے سنا۔ کہ

”اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں......... میں سچ سچ کہتا ہوں۔ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

اور آخر میں ارشاد فرمایا۔ کہ

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے

پس ہم سب کو چاہیئے۔ جو اس منذرِ حق سے وابستہ ہیں کہ تضرع و ابتہال سے کام لیں۔ اور اپنے اعمال میں ایسا نمایاں تغیر پیدا کریں۔ اور اپنے اصلاح و تقویٰ کی ایسی مثال پیش کریں۔ کہ باید و شاید۔ اور اس طرح پر ولو انھم امنوا واتقوا کے ماتحت زمین و آسمان کی برکتوں سے حصہ پائیں اور تباہی و بربادی سے محفوظ و مصئون رہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کے لئے

سکول ہذا گرمیوں کی رخصتوں کے بعد ۲ر اکتوبر بروز ہفتہ سے باقاعدہ کھل گیا ہے۔ سیلاب کے باعث دور سے آنے والے بعض طلباء نہیں پہنچے وہ فوراً پہنچنے کی کوشش کریں۔ لائل پور اور سرگودھا تک ریلوے لائن کھلی ہے۔ اور باقاعدہ گاڑی آتی ہے۔ ان مقامات سے ربوہ تک لاریاں آتی ہیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

قارئین مصباح مطلع رہیں

مورخہ ۲۵ ستمبر کو ماہ اگست و ستمبر کا مصباح تمام خریداران مصباح کو پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ جن بہنوں اور بھائیوں کو ابھی تک مصباح نہ ملا ہو۔ مطلع فرما دیں۔ تاکہ پرچہ دوبارہ بھجوایا جا سکے۔ (مدیرہ مصباح ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

علی گوہر صاحب ولد شہاب الدین کانسٹیبل سرھند جیسی باغ والی ریاست پٹیالہ کے باشندہ آج کل جہلم میں ہوں۔ اپنے پتہ سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ خاکسار کو تحریر فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔ خاکسار چودھری ارشاد الحق رتن باغ لاہور

ولادت

مورخہ ۲۶/۹/۵۴ کو مکرمی گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کی عمر دراز کرے اور اسے دین کا خادم بنائے۔ خاکسار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔

تاجر صاحبان کی توجہ کے لئے

جملہ احمدی تاجر صاحبان جن کا سامان ایجنسیوں کے ذریعہ فروخت ہوتا ہے۔ دفتر ہذا کو انکی ایجنسیوں کی شرائط اس اعلان کے دو ہفتے تک مطلوب ہیں۔ سکرٹریاں امور عامہ مقامی تاجروں سے یہ اطلاع لیکر جلد بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

تاریخ و سوانح

ابوریحان البیرونی

منفرد مسلمان عالم اور محقق

(از مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

برہان الحق ابوالریحان محمد بن احمد البیرونی ۳ ذی الحجہ بروز پنجشنبہ کو صبح کے وقت خوارزم کے گاؤں بیرون میں پیدا ہوئے۔ اس گاؤں کے حالات کے متعلق البیرونی کی تصنیفات سے زیادہ معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ ہی کسی مورخ یا جغرافیہ دان نے اس کے متعلق کچھ تحریر کیا ہے۔

"البیرونی" نے ایک خط اپنے ایک دوست کو اپنی اور ابوبکر بن ذکریا الرازی کی تصانیف کے متعلق لکھا تھا۔ اس سے یہ چیز پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ البیرونی ۳ ذی الحجہ ۳۶۲ھ مطابق ۴ ستمبر ۹۷۳ء میں پیدا ہوئے۔

"البیرونی" کا گھرانہ متمول نہیں تھا۔ اس نے اپنے نسب کا اپنی تصانیف میں کہیں ذکر نہیں کیا۔ اس نے اپنے باپ سے آگے کسی کا نام نہیں لیا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ ہونہار بچہ کس گھر کا چراغ تھا۔ اور کن اساتذہ کے سامنے اس نے زانوئے شاگردی طے کیا۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی عمر کے تیئیسویں سال تک البیرونی اپنے وطن ہی میں رہا اور پھر باہر چلا گیا۔

اس کی کچھ عمر کا حصہ پریشانیوں اور تنگ حالی میں گذرا۔ چوتھی صدی کے آخر میں ابو العباس علی بن مامون کے زمانۂ حکومت میں وہ اپنے وطن واپس آیا آل مامون کے استیصال حکومت تک یعنی ۴۰۷ھ مطابق ۱۰۱۷ء تک وہیں نہایت قدر و منزلت کے ساتھ اپنی علمی زندگی بسر کرتا رہا۔ خوارزم کے تباہ ہو جانے کے بعد البیرونی محمود کے پاس غزنہ میں آ گیا اور وہاں سے اپنی علمی تشنگی بجھانے کے لئے ۴۴ سال کی عمر میں وہ ہندوستان آیا۔ اور ۶۰ سال کی عمر میں واپس لوٹا۔ اور ۲ رجب بروز جمعہ ۴۴۰ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۰۴۸ء اس دنیائے فانی سے رخصت ہوا۔ قرائن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ البیرونی نے غزنہ میں ہی وفات پائی۔ اور وہیں دفن ہوا۔ لیکن آج کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ دنیائے علم کا وہ گوہر نایاب کہاں مصروف خواب ہے۔

بعد از وفات تربت ما در زمین مجو

در سینہ ہائے مردم عارف مزار ماست

مبداء فیض سے البیرونی کو زبانیں سیکھنے کی غیر معمولی استعداد عطا ہوئی تھی۔ اس کی مادری زبان خوارزمی فارسی تھی۔ لیکن اس زمانہ میں ممکن نہیں تھا کہ عربی زبان پر دسترس حاصل کئے بغیر کوئی شخص اعلیٰ درجے کی تعلیم تک رسائی کر سکتا۔ عربی زبان ابھی تک علوم حکمت اور اعلیٰ مذاق علمی کے لئے مخصوص تھی۔ اس لئے "البیرونی" نے سب سے پہلے عربی زبان میں کمال حاصل کیا۔ اس کے علاوہ اور متعدد زبانیں بھی سیکھیں۔ سندی اور خوارزمی فارسی زبان کی شاخیں تھیں۔ اسلئے ان کے سیکھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی البتہ عبرانی اور یونانی زبانوں میں مہارت حاصل کرنے میں البیرونی کو کافی محنت کرنا پڑی۔ "آثار الباقیہ" میں البیرونی نے (؟) زبانوں کی اصل عبارتیں نقل کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان سے آشنا تھا۔ ہندوستان میں البیرونی نے سنسکرت زبان میں کمال حاصل کیا۔ اس کے استاد بھی اس کی ذہانت و علمی مستی سے حیران و ششدر رہ گئے۔ اس زمانہ میں ہندو علوم کے مراکز بنارس اور کشمیر تھے۔ لیکن یہاں مسلمانوں کی رسائی ناممکن تھی۔ پندرہ سال تک البیرونی ہندوستان میں رہ کر علوم ہند حاصل کرتا رہا۔

"البیرونی" طبعیات۔ مابعد طبعیات۔ منطق ہیئت نجوم۔ علم السنین اور علم الکیمیا تمام میں مساوی طور پر یکتا تھا۔ اس کا شمار علم حیوانات و نباتات اور طبقات الارض کے ماہروں میں ہے۔ فلسفہ دانی میں اس کی معلومات محض افلاطون اور ارسطو کے خیالات تک محدود نہیں بلکہ ہندوؤں کے پیچیدہ اور مشکل مسائل فلسفہ میں بھی اسے کامل بصیرت حاصل تھی۔

ریاضی میں "البیرونی" نے محض یونانی خزینہ سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ اس نے ہندوستان کے علمی سرچشمہ سے بھی پورا فیض اٹھایا۔ اس زمانہ میں مشرق و مغرب کے علوم پر کامل دسترس رکھنے کا مدعی ہونے کا صرف ایک شخص تھا۔ اور وہ البیرونی تھا۔ علم ہندسہ میں اسے کمال حاصل تھا۔ آلات ہیئت اور ان کے استعمال کے متعلق اس کی مستقل تفصیلات موجود ہیں۔ وہ متعدد آلات ہیئت کا موجد تھا۔ اصطرلاب یا "الاسطوانی" "البیرونی" ہی کی ایجاد ہے۔

علم ریاضی اور علم ہیئت کے علاوہ تاریخ جغرافیہ تمدن علم الآثار اور علم المذاہب پر "البیرونی" کے کارنامے آج بھی حیرت اور استعجاب کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ البیرونی کا ادبی ذوق بھی منفرد و ممتاز تھا۔ وہ تنقید شاعری میں خاص دلچسپی رکھتا تھا۔ عربی زبان کی نزاکت پر اسے کامل عبور حاصل تھا۔ ہزل و تحت میں اس کی متعدد تصنیفات ہیں فن شعر میں بھی اس کی ایک مستقل تالیف موجود ہے۔ حکیم ابن سینا "البیرونی" کا ہم عصر تھا۔ مامون کے دربار میں ان کا اجتماع ہوا۔ اور علمی مباحث چھڑ گئے۔ جن کی یاد ایک عرصہ تک قائم رہی۔ خوارزم کے بعد ان کا اجتماع نہیں ہوا۔ "البیرونی" افغانستان اور ہندوستان کی طرف آ گیا۔ اور ابن سینا نے ایران اور ملحقہ علاقوں میں زندگی بسر کی۔

قوم یونان کے بارے میں آثار الباقیہ کی تصنیف سے پہلے البیرونی اور ابن سینا کی بحث ہو چکی تھی جس کا البیرونی نے آثار الباقیہ میں ذکر کیا ہے۔ البیرونی نے علم طبعیات کے متعلق اٹھارہ سوال اٹھارہ استفسارات ابن سینا کو تحریر کئے۔ جن کا جواب انہوں نے اپنے ایک شاگرد "ابوعبداللہ معصومی" سے لکھوا دیا۔ کہتے ہیں۔ کہ "البیرونی" کی تحریر تلخ تھی جس کی وجہ سے ابن سینا نے خود جواب لکھنا پسند نہ کیا مشہور مورخ "ڈی بور" نے لکھا ہے۔ کہ علوم حکمت میں ابن سینا۔ اپنے ہمعصر البیرونی سے مرتبہ میں کم تھا لیکن وہ ذہنی صلاحیتوں کے لحاظ سے البیرونی کا ہم پلہ تھا۔ تمام علوم میں سے البیرونی کو خصوصیت کے علم ہیئت سے دلچسپی تھی۔ خوارزم کے قیام کے دوران میں اس نے جرجانیہ میں ایک رصدگاہ قائم کی تھی۔ جہاں وہ مشاہدات ہیئت کیا کرتا تھا۔ بعد میں اس نے غزنہ میں بھی ایک رصدگاہ بنائی۔ جہاں وہ ارتفاع شمس کے مشاہدات کرتا تھا۔

نصف صدی سے زائد عرصہ کی کدوکاوش نے "البیرونی" کی صحت پر کافی اثر ڈالا۔ لیکن اس کے باوجود اس کی ہمت مردانہ اور علمی تشنگی میں کمی نہ آئی اس نے کبھی موت کی خواہش نہیں کی۔ اور وہ نہ زندگی سے اکتایا۔ وہ اپنی ساری زندگی تحصیل علوم تصنیف و تالیف میں لگا رہا۔ البیرونی کی اکثر تصنیفات کی عبارت مشکل اور پیچیدہ ہے۔ اس کی تصدیق اس کے اپنے بیان سے بھی ہوتی ہے۔ جو اس نے اپنے ایک شاگرد امام علیم نیب کے استفسار کے جواب میں دیا۔

"میں اپنی تصنیفات کو مشکل سے مشکل رکھتا ہوں۔ تاکہ میرے پیش کردہ امور پر غور کرنے والا خوب کوشش کرے۔ اور اس میں اجتہاد اور ذوق و شوق کا ہیجان پیدا ہو۔ جو شخص اس صلاحیت سے بے بہرہ ہو میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

"البیرونی" نے اپنے ایک مکتوب میں اپنی ۱۱۳ تصنیفات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے بعض ضخیم اور متعدد جلدوں میں ہیں۔ اور بعض چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔

بعض دوسرے ذرائع سے مزید ۲۶ تصنیفات کا پتہ لگتا ہے۔ جن میں بعض تراجم بھی شامل ہیں بارہ کتابوں کے قلمی نسخے اس وقت تک دنیا کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔

ہندوستان کے قیام کے دوران میں "البیرونی" نے سنسکرت میں لکھی ہوئی مندرجہ ذیل کتب کا ترجمہ عربی زبان میں کیا۔

(۱) کپل کی سانکھ (۲) پاتنجل (۳) پانی داسی دہاتخ مصنفہ برہم گپت (۴) برہم دھانت مصنفہ برہم گپت (۵) برہم ہم سیتا (۶) لگھو جاتم مصنفہ وراہمہر ان کے علاوہ اس نے مندرجہ ذیل کتب کا ماخذ بھی سنسکرت سے حاصل کیا۔ (۱) مقالات اقلیدس (۲) کتاب المجسطی (۳) اصطرلاب بنانے کے قواعد (۴) زیچ الارکند

البیرونی کی مشہور کتاب۔ قانون مسعودی۔ مسلمانوں کی تاریخ میں وہی پایہ رکھتی ہے۔ جو یونانیوں میں کتاب المجسطی۔

البیرونی غیر متعصب، صلح کل۔ آزاد مشرب اور ایک حق پسند، حکیم تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے حلقۂ احباب میں مختلف مذاہب کے لوگ شامل تھے جن کے میل جول سے وہ عملی قدم اٹھاتا تھا وہ قیود مذہب سے آزاد یا عقائد سے منحرف نہ تھا۔ کلام پاک پر وہ کامل عبور رکھتا تھا۔ وہ اس بات کا قائل تھا۔ کہ مذہب الہٰی عقل کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ عقل انسانی ہمیشہ صحیح مسلک اختیار نہیں کرتی۔ اور نہ وہ غلطیوں سے مبرا ہوتی ہے۔ "البیرونی" نے جب قانون مسعودی تصنیف کی تو بادشاہ وقت نے ایک فیل نقرہ بطور انعام پیش کیا۔ لیکن البیرونی نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس سے اس کی سیر چشمی ظاہر ہوتی ہے۔

اس کا دل توہمات سے پاک تھا۔ وہ ہر واقعہ کی حکیمانہ تحقیق و تفتیش کرتا تھا۔ اور معمولی سے معمولی اور ادنیٰ سے ادنیٰ بات کی ماہیت جاننے کی غرض سے بڑی سے بڑی تکلیف کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ وہ بڑا وسیع القلب تھا۔ اس نے ہند و حکماء کے خیالات سے جا بجا اتفاق کیا ہے۔ اور بعض علمی مسائل کو فراخدلی سے قبول کیا ہے۔ بھگوت گیتا کو "البیرونی" نے ہی سب سے پہلے اسلامی دنیا میں متعارف کرایا۔ اسلام کے جلیل القدر حکماء ابن سینا اور ابن رشد نے یونانی علوم سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن وہ خود یونانی زبان سے نابلد تھے۔ ان کا دار و مدار محض ان تراجم پر رہا۔ جو دوسروں نے یونانی کتب کے کئے تھے لیکن البیرونی نے خود ہندوستان کی سیاحت کی۔ سنسکرت سیکھی۔ اور علمی تصانیف بہم پہنچائیں اس لئے حکمائے اسلام بلکہ حکمائے عالم میں "البیرونی" کو اس وجہ سے خاص امتیاز حاصل ہے۔

البیرونی کی تشنگی علم کا جو عالم تھا۔ وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ جو مشہور فقیہ ابوالحسن بن عیسیٰ نے بیان کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ میں ابوریحان کے پاس گیا میں نے دیکھا۔ کہ اس کا دم اکھڑا ہوا تھا۔ اور سینہ گھٹ رہا تھا۔ اسی حال میں اس نے مجھ سے کہا۔ کہ تم نے جدات فاسدہ کے حساب کا ایک دن ذکر کیا تھا۔ مجھے بھی بتاؤ۔ میں نے اسے شفقت سے کہا۔ کیا اسی حالت میں بتاؤں۔ اس نے کہا۔ ہاں اسی وقت بتائیے۔ تاکہ میں اس مسئلہ کو جاننے کے بعد دنیا کو چھوڑوں۔ میں نے اسے تمام مسائل تفصیلاً بتائے۔ اور اس نے یاد کر لیا۔ اور دہرایا۔ اس کے بعد میں اس کے پاس سے رخصت ہو کر چلا آیا۔ ابھی رستہ ہی میں تھا۔ کہ رونے پیٹنے کی آواز سنائی دی۔ کہ وہ اس دنیا سے سدھار چکا تھا۔ (ماخوذ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

گورنر جنرل ہنگامی صورت حال کا اعلان کریں اور دستور ساز اسمبلی کو توڑ دیں

عوامی لیگ اپنے سب مطالبات سے دستبردار ہو جائیگی ہمشتی بنگال کی سیاست کی نئی کروٹ

ڈھاکہ ۶ ر اکتوبر:۔ کیا مشرقی بنگال کی سیاست بھی یکا یک اپنا رُخ بدلنے والی ہے؟ گذشتہ چند روز سے ڈھاکہ میں جو سیاسی سرگرمیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ اُن سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہوا کا رُخ بڑی تیزی سے بدل رہا ہے۔

سیاسیات بنگال کی نئی کروٹ بالآخر پاکستان کے لئے مفید ہوگی یا نہیں؟ اس سوال کا حتمی جواب دینا ابھی مشکل ہے۔ لیکن یہ آثار بالکل صاف ہیں۔ کہ دستور ساز اسمبلی میں فضل الحق گروپ کی تازہ کارروائی کے بعد متحدہ محاذ کے لیڈر اپنی پالیسی پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ اب اُن کا نواں پروگرام یہ معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ "غلط فہمیوں" کو دور کر کے مغربی پاکستان میں خیرسگالی کی فضا پیدا کی جائے۔ شاید اس مقصد کے لئے عنقریب ایک وفد بھی مغربی پاکستان جائے۔

"اخبار میل" ڈھاکہ نے عوامی لیگ کے ایک ترجمان کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم ملک کو تباہی سے بچانے کی خاطر اپنے تمام مطالبات سے دست بردار ہونے کو تیار ہیں۔ سوائے اس ایک مطالبہ کے کہ دستور ساز اسمبلی کو توڑ دیا جائے۔

"میل" رقمطراز ہے کہ ..... "دستور ساز اسمبلی میں مسلم لیگی ممبروں کے ٹولے نے پیرودا کی تنسیخ اور گورنر جنرل کے اختیارات کم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر مشرقی بنگال میں سخت غیظ و غضب اور تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہاں عام رائے یہ ظاہر کی جارہی ہے۔ کہ ملک کو آئینی خلفشار کی تباہی سے بچانے کے لئے گورنر جنرل کو فی الفور ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ موجودہ غیر نمائندہ دستور ساز اسمبلی کو توڑ دینا چاہیئے اور سارے ملک میں نئے انتخابات کرانے چاہئیں۔

منڈی کے بھاؤ

۲۲

غلہ

اکبری منڈی لاہور:۔ ماش سیاہ ۱۵/۸ تا ۱۶/- ماش سبز ۱۶/- تا ۱۵/۰ مونگ ہارون آباد ۱۴/۴ تا ۱۴/- مونگ پنجاب ۱۲/۸ تا ۱۲/- مسور سندھ ۲۴/- مسور پنجاب ۱۵/- تا ۱۴/۸ چنے سیاہ ۹/۱۲ تا ۱۰/- چنے سفید ۱۵/- تا ۱۱/- لوبیا سفید ۵۰/- باجرہ ۱۲/۸ تا ۱۱/- مکی سرخ ۱۱/- تا ۱۰/- مکی سفید ۱۱/- تا ۱۰/- چاول باسمتی ۳۰/- تا ۲۸/- چاول سفید موٹا ۱۷/۸ چاول ٹوٹا باسمتی ۱۸/- تا ۱۵/۸ بیسن ۱۱/۸ دال چنے ۱۱/- دال ماش ۱۸/- دال مسور ۲۱/- دال مونگ ۱۷/- دال ماش سفید ۲۸/- تا ۲۷/- دال مونگ سفید ۲۶/- دال ماش سپیشل ۲۳/- دال مونگ سپیشل ۲۲/-

صرافہ

کشمیری بازار لاہور:۔ سونا پاسہ ۹۴/۸ روپے فی تولہ سونا تیزابی ۹۳/۸ روپے فی تولہ سونا وعدہ کھلا بازار ۹۳/- روپے فی تولہ۔ سونا وعدہ بند بازار ۹۳/۱۲ روپے فی تولہ۔ چاندی سکہ ۱۳۸/۰/- روپے تیزابی ۱۵۳/-

اوکاڑہ کا فون نمبر ۱۲

گندم ۹/۵۹۱-۱۰/- روپے۔ گندم ڈڈا ۹/۱/- جو ۸/۷ روپے۔ نخود سیاہ ۹/۸/۰ روپے نخود سفید ۱۰/۵ روپے فی من۔ جوار ۸/۰ تا ۹/۰ روپے فی من مکی ۹/۸/- فی من چنے ۸/-/- تا ۱۰/-/- روپے فی من مونگ ۱۴/- روپے فی من۔ ماش سیاہ ۱۴/- ۱۵/- روپے۔ ماش سبز ۱۶/- روپے فی من۔ مسور ۱۲/- روپے فی من موٹھ ۱۱ روپے فی من گوارا ۱-/۱-/۸ روپے فی من ارہر ۸/- روپے فی من مرچ سرخ ۷۰/- تا ۷۵/- روپے فی من توریا ۲۸/- تا ۳۰ روپے فی من تارامیرا ۱۸/- روپے فی من تل توریہ ۵۷/- تا ۵۸/- روپے۔ کھل پھڑی ۶/۱۲ روپے فی تولہ ۱۲ الف ۱۶/۳ فی من کھل تولہ ۸/۱۲ روپے فی تولہ ۸۸/- تا ۹۰/- روپے فی من گرمہ ۱۰/- تا ۱۴/- روپے فی من گڑ درس کٹ ۳/- تا ۷/- روپے فی من شکر ۱۴/- تا ۱۶/- روپے فی من کھانڈ دیسی ۳۰/- روپے تا ۴۰/- روپے فی من۔ گھی دیسی ۲۲۰/- روپے فی من باردانہ ۱۵۰/- روپے باردانہ ایک بھرتی ۱۲۵/- دھان ۷/- ۸/۴ ۱۰/- روپے فی من۔ چاول سفید ۱۵/۰ تا ۱۷/- چاول باسمتی ۲۸/- تا ۲۲/- روپے فی من چاول سیلا ۲۸/- تا ۳۰/- روپے فی من

دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی خفیہ کانفرنس

لندن ۶ ر اکتوبر:۔ عالمی تجارتی مسائل پر ایک نیا گھریلو سمجھوتہ ترتیب دینے کے لئے دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ اور اقتصادی ماہرین کی خفیہ کانفرنس آج شروع ہو گئی۔ برطانوی دولت مشترکہ کے پچاس ممالک کے اعلیٰ نمائندے اس کانفرنس میں ایک مشترک حکمت عملی متعین کریں گے۔ ماہ رواں کے آخر میں تجارت اور محاصل پر عمومی سمجھوتے کے لئے جنیوا میں ۳۴ ممالک کا جو مکمل اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں اسی مشترک حکمت عملی کے مطابق طریق کار اختیار کیا جائے گا۔

پاک ترکیہ معاہدے میں عرب ملکوں کو بھی شامل کیا جائے

وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کا انٹرویو

لندن ۶ ر اکتوبر:۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری ظفر اللہ خان نے پاکستان اور ترکیہ کے معاہدے کو وسعت دینے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ تاکہ عرب لیگ کے رکن ممالک کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار آپ نے برطانوی اخبار "سنڈے ٹائمز" کے نمائندہ خصوصی کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران میں کیا ہے۔

پاکستانی وزیر خارجہ کے اس بیان کو یہاں بے حد اہمیت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ یہ اعلان وزیر اعظم مسٹر محمد علی کے اس بیان کے فوراً بعد کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے اس سلسلہ میں لندن میں دیا تھا۔

"سنڈے ٹائمز" کے نمائندہ مقیم نیویارک کے ساتھ انٹرویو میں چوہدری ظفر اللہ خان نے کہا۔ پاک ترکیہ معاہدہ ایک بنیادی فیصلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سویز کے بارے میں برطانیہ اور مصری سمجھوتہ سے مشرق وسطیٰ کے معاہدہ میں عرب ممالک کے تعاون کی راہ سے سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ تمام عرب ملک فی الحال اس میں شرکت پر آمادہ نہ ہوں لیکن ہمیں اُمید ہے۔ کہ مصر ضرور شامل ہو گا۔

عراق کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ نے کہا عراق معاہدہ میں شامل ہونے کا عندیہ ظاہر کر چکا ہے اور ہو سکتا ہے کہ عراق کے بعد دوسرے عرب ملک بھی شامل ہو جائیں۔ بہرحال میرا یہ یقین ہے کہ مشرق وسطیٰ کی سلامتی صرف اسی صورت میں ایک حقیقت بن سکتی ہے۔ جب کہ برطانیہ اور امریکہ بھی مشرق وسطیٰ کے دفاعی معاہدہ میں شامل ہوں

بیان جاری رکھتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان نے کہا۔ کہ ہمارے ملک کئی کے ملاتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ کی شمولیت اشد ضروری ہے۔ تاکہ یہ دونوں ہمیں مضبوط بننے میں مدد دے سکیں۔ اس کے علاوہ سلامتی ایک عالمی معاملہ ہے۔ اور یہ خیال کرنا غیر حقیقت پسندانہ ہوگا۔ کہ علاقائی بنیادوں پر اسے مفید بنایا جا سکتا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے اس بات کی تردید کی کہ پاک ترکیہ معاہدہ سے پاکستان شمالی اوقیانوسی معاہدہ کی تنظیم سے وابستہ ہو گیا ہے۔ پاک ترکیہ معاہدہ "نیٹو" کی طرز کا نہیں۔ اور نہ دونوں ملکوں پر یہ پابندی عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ از خود ایک دوسرے کی امداد کے پابند ہیں۔

پاکستان اور ترکیہ میں فوجی گفت و شنید

کراچی ۶ ر اکتوبر:۔ باخبر حلقوں نے آج یہاں انکشاف کیا۔ کہ پاکستان اور ترکی کے درمیان فوجی گفت و شنید ۱۱ ر اکتوبر کو انقرہ میں شروع ہو گی پاکستانی فوج بحریہ اور فضائیہ کا دس افراد پر مشتمل ایک وفد ۷ یا ۸ ر اکتوبر کو کراچی سے انقرہ روانہ ہو جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ گفتگو ابتدائی نوعیت کی ہوگی۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی منصوبہ بندی میں اشتراک عمل کے لئے راستہ ہموار کرے گی۔ پاکستانی اور ترکی فوج کے نمائندے دونوں ملکوں کے درمیان مزید معلومات کے تبادلہ کے موضوع پر گفتگو بھی کر رہے ہیں۔

وزیر اعظم لیبیا ہلاک کر دیئے گئے

بن غازی ۶ ر اکتوبر:۔ لیبیا کے وزیر اعظم ابراہیم شالی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ درباری امور کے وزیر نے کہا ہے۔ کہ وزیر اعظم کو فیڈرل گورنمنٹ بلڈنگ کے سامنے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ پولیس نے شاہی خاندان کے ایک لڑکے شریف محی الدین سنیوسی کو اس سلسلہ میں حراست میں لے لیا ہے۔

نئی دہلی ۶ ر اکتوبر:۔ مقبوضہ کشمیر نیشنل کانفرنس کے پچاس ممتاز اراکین نے کانفرنس سے استعفیٰ دے دیا ہے صوبہ جموں کی تحصیل سندربانی کے ان مستعفی ہونے والے ارکان کا کہنا ہے کہ اب نیشنل کانفرنس پر کمیونسٹ غلبہ حاصل کر چکے ہیں

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

اپنے حلقوں سے کچھ زائد کام کریں اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دیں۔ اس کی ایک آسان ترکیب یہ ہے۔ کہ ہماری اُردو کتابیں، پیارے خدا کی پیاری باتیں اور پیارے رسول کی پیاری باتیں ۵۰۰ احادیث وغیرہ اور خاص انگریزی کتابیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" "رسول کریم کی بے نظیر کارنامے" وغیرہ منگوائیں۔ ہم نصف قیمت میں پہنچا دیں گے۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب جناب محاسب صاحب ربوہ کے پاس جمع کرا سکتے ہیں۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

...پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اپنی امدادی سرگرمیوں کا حلقہ اور زیادہ وسیع کر دیا

گذشتہ دو روز میں مجلس کی امدادی پارٹیوں نے سابقہ علاقوں کے ساتھ ساتھ ملتان روڈ کے بھی متعدد دیہات کا دورہ کیا

لاہور ۶ر اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے سیلاب زدہ علاقوں میں اپنی امدادی سرگرمیوں کا علاقہ اور زیادہ وسیع کر دیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ دو روز میں مجلس کی امدادی پارٹیوں نے کشمیر روڈ، وارث روڈ، سراوی روڈ، محمود بوٹی بند اور بیرانا موم پورہ کے علاوہ ملتان روڈ کے بھی متعدد دیہات کا دورہ کیا۔ اور وہاں دوائیں اور خشک اشیاء تقسیم کیں۔ انہیں ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کی کوشش کی سعدیہ آباد، حجو پورہ، نیاز بیگ اور سانڈہ کلاں میں لوگوں نے گندگی اور مچھروں کی زیادتی کے بارے میں اپنی جن شکایات کا ذکر کیا وہ فوراً محکمہ سول ڈیفنس اور کارپوریشن کے میڈیکل افسران کے علم میں لائی گئیں۔ جنہوں نے فوری تدارک کا یقین دلایا۔ اور اس بارے میں ضروری احکامات صادر کئے۔

کشمیر روڈ، وارث روڈ اور سانڈہ کلاں میں بیس کے قریب مریضوں کو جو زیادہ بیمار تھے ہسپتال سے علاج کرانے کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ دوسرے روز ان میں سے اکثر مریض پہلے مجلس کے مرکزی امدادی دفتر واقعہ جودھامل بلڈنگ آئے۔ اور پھر وہاں سے انہیں ہسپتال لے جا کر دوائیں دلوائی گئیں۔ گذشتہ دو روز میں جو امدادی پارٹیاں بیرونی علاقوں میں ریلیف کا کام سر انجام دینے گئی تھیں ان کے ساتھ دو ڈاکٹر بھی تھے۔ ان میں سے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ایک سینئر طالب علم مسٹر آصف علی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس امر کے باوجود کہ مجلس سے کسی رنگ میں بھی وابستہ نہیں ہیں۔ پھر بھی اپنی خدمات پیش کیں۔ اور ایک امدادی پارٹی کے ساتھ نہایت خلوص اور انہماک کے ساتھ کام کیا۔

آج مورخہ ۶ر اکتوبر کو مجلس کی ایک امدادی پارٹی نے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا کی معیت میں سانت نگر، تالاب نزد گوردوارہ اور کشمیر روڈ پر ۲۰۰ افراد میں مفت دوائیں تقسیم کیں۔ ۷۵ گھروں کو کپڑے دھونے کا صابن مہیا کیا۔ اور ۲۰۶ افراد کو کھانے کی خشک اشیاء بہم پہنچائیں۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ علاقوں میں جماعت احمدیہ کا امدادی کام

خدام الاحمدیہ نرائن گنج کے ممبر اب تک چالیس ہزار افراد کو انجکشن لگا چکے ہیں

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) مکرم محمد اجمل صاحب شاہد اپنے تازہ مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ نرائن گنج کا جو وفد نرسندی میں ریلیف کے کام کے لئے گیا تھا۔ وہ ابھی تک وہاں پر کام میں مصروف ہے۔ اس وقت تک وفد نے تقریباً چالیس ہزار افراد کو انجکشن دیئے ہیں۔ اور ضروری ادویات تقسیم کی ہیں۔ نرسندی بازار میں خدام نے حویلی سنگھ پارٹی کے ساتھ مل کر صفائی کا کام بھی شروع کر رکھا ہے۔

جماعت احمدیہ نرائن گنج کے زیر اہتمام مشن پاڑا، دیو بھوگ، حاجی پورہ اور دیگر دیہاتوں میں کپڑوں اور ادویات کی تقسیم کا انتظام کیا ہے۔ جو بخیر و خوبی سر انجام دیا جا رہا ہے۔ اس علاقہ کے لوگ جماعت احمدیہ کے ریلیف کے کام سے از حد متاثر ہیں۔

مورخہ ۲۵ ستمبر کو مولانا رحمت علی صاحب مہاشہ محمد عمر صاحب اور خاکسار موضع بنگلہ میں ریلیف کے کام کے لئے گئے۔ یہ موضع تقریباً تین صد اچھوت کے گھروں پر مشتمل ہے۔ اس سے قبل جب ہم اس گاؤں میں گئے تھے۔ تو ان کے لیڈر فش کمار سے ہم نے وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم دوبارہ بعض اشیاء لے کر حاضر ہوں گے۔ چنانچہ جب ہم اس دن پہنچے۔ تو ہمارے دیکھتے ہی بہت سے غریب اچھوت اکٹھے ہو گئے۔ ان میں ہم نے چاول دودھ اور ضروری ادویات تقسیم کیں۔ بے چارے غریب دیہاتی لوگ جو کہ بھوک کے علاوہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا تھے۔ ان دوائیوں اور اشیاء خورونوش کو لے کر بہت خوش ہوئے۔ سیلاب کے ایام میں گندے پانی کے استعمال کی وجہ سے پیٹ اور جگر کی بیماری عام تھی۔ اس کے لئے ہم نے ان سے وعدہ کیا۔ کہ پھر ان بیماریوں کے لئے ادویات لیکر حاضر ہوں گے۔

بنگلہ کے مشہور اخبار "ملت" نے اپنی ۲۸ ستمبر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

"گذشتہ ۲۵ ستمبر کو جماعت احمدیہ کے ریلیف ورکرز کا ایک وفد نرائن گنج کے علاقہ بنگلہ میں سیلاب زدوں کی امداد کے لئے گیا۔ وفد نے وہاں پر چاول دودھ اور ادویات وغیرہ تقسیم کیں۔ جماعت احمدیہ کے ریلیف ورکرز کا جو وفد نرسندی میں گیا تھا۔ اس نے وہاں پر تقریباً چالیس ہزار افراد کو انجکشن دیا ہے۔ اور ضروری ادویات تقسیم کی ہیں۔ اس کے علاوہ نرسندی بازار کی صفائی کا کام بھی عوام کے ساتھ مل کر کر رہا ہے۔"

احکامات کی منسوخی

لاہور ۶ر اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے اپنے کسی ماتحت سول عہدہ کے حصول کے لئے جملہ اشخاص کی اہلیت کے بارہ میں جو اعلانات پہلے جاری کئے تھے انہیں منسوخ کر دیا ہے۔ کیونکہ ان ہدایات کا مقصد قانون شہریت پاکستان مجریہ ۱۹۵۱ء کے نفاذ سے حاصل ہو گیا ہے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے۔ کہ ایسے تمام اشخاص جو مذکورہ قانون کے مقاصد کے لئے پاکستان کے مسلمہ باشندے ہیں پنجاب کے امور سے متعلق کوئی سول عہدہ حاصل کرنے کے اہل قرار دئیے گئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی لندن سے روانگی

لاہور ۶ر اکتوبر۔ ملک محمد فیروز خان نون۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کو لندن سے کے ایل ایم کے طیارہ میں کراچی کے لئے روانہ ہوں گے۔ توقع ہے کہ آپ ۱۵ر اکتوبر کی شام کو کراچی پہنچ جائیں گے۔

--- نائیجیریا ۶ر اکتوبر۔ کو متانگ وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے۔ کہ کمیونسٹوں کے جیٹ طیاروں نے پہلی مرتبہ کو متانگ علاقہ پر پرواز کی

ملیریا کے انسداد کی مہم

لاہور ۶ر اکتوبر۔ بارش اور سیلاب کی وجہ سے جو پانی جمع ہو گیا ہے۔ صوبے بھر میں اس کی وجہ سے مچھر پیدا ہوں گے۔ پانی چونکہ بے حساب جمع ہو گیا ہے۔ اس لئے اس پر قابو پانے کے لئے نہایت وسیع پیمانے پر اور منظم طریقے سے مچھروں سے نجات پانے کے لئے اقدام کرنے کی ضرورت ہوگی۔

لاہور کارپوریشن کے انسداد ملیریا کے شعبے کی ایک رپورٹ سے پتہ چلا ہے۔ کہ کارپوریشن کے علاقے میں جہاں جہاں پانی کا زیادہ اثر ہے۔ وہاں ڈی۔ ڈی ٹی اور گیمکسین چھڑکنے کا باقاعدہ پروگرام جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد نہایت وسیع پیمانے پر جرم کشی ہے۔ جن علاقوں میں اب تک بہت زیادہ پانی کھڑا ہے۔ انہیں وسیع پیمانے پر جرم کش ادویہ چھڑکنے کے لئے پہلے منتخب کیا گیا ہے۔ دوائیں چھڑکنے کے لئے ایک خاص عملہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ جو بنگلوں اور گھروں میں دوائیں چھڑکنے سے متعلق درخواستوں کے جواب میں روزانہ کام کرے گا۔ اس عملے کو یہ ہدایت بھی کر دی گئی ہے۔ کہ وہ کھڑے پانی پر ہر ہفتے اچھی طرح تیل چھڑکے اگر کسی گلی محلے میں مچھروں کی وبا حد سے زیادہ بڑھ جائے۔ تو انسداد ملیریا سے متعلق افسر ٹیلیفون نمبر ۳۲۹۵ اور ۵۱۷ پر مل سکتے ہیں یا ۶ برڈووڈ روڈ لاہور میں ان سے ذاتی طور پر ملاقات ہو سکتی ہے۔

ریاست بہاولپور میں کپڑے کی ایک اور مل کا قیام

بغداد الجدید ۶ر اکتوبر۔ بہاولپور کے وزیر زراعت سید احمد نواز شاہ نے کہا ہے۔ کہ اپریل کے آخر تک خانپور میں کپڑے کی دوسری مل قائم ہو جائیگی۔ اس میں تین سو کرگھے اور پندرہ ہزار تکلے ہوں گے۔ اس کارخانہ کی عمارت مکمل ہو گئی ہے۔ اور مشینری عنقریب پہنچنے والی ہے۔ کل انہوں نے بغداد الجدید میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاست میں شکر کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے انتظامات بھی مکمل کر لئے گئے ہیں۔

سفینۂ عرب پیر کو کراچی پہنچے گا

کراچی ۶ر اکتوبر۔ حاجیوں کا جہاز سفینۂ عرب پیر کو کراچی پہنچ جائے گا۔ اس میں ایک ہزار دو سو نواسی حاجی سوار ہیں۔ ان میں چار سو سات مشرقی بنگال کے تین سو اٹھتر کراچی کے تین سو چھ پنجاب کے اور ایک سو اٹھ سندھ کے ہیں۔

سیلاب زدہ علاقے میں منسٹر صنعت کا دورہ

لاہور ۶ر اکتوبر۔ وزیر صنعت پنجاب جناب مسعود صادق نے منگل کے روز ضلع شیخوپورہ میں سیلاب زدہ علاقے کا معائنہ کیا۔ دریائے راوی کے ساتھ نشیبی علاقے میں اکثر دیہات کو نقصان پہنچا ہے۔ مکانوں اور کھڑی فصلوں کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔

وزیر صاحب موصوف کے ساتھ کمشنر لاہور اور ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ بھی تھے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ شرقپور میں گیہوں اور آٹے کے ڈپو کھول دیئے جائیں تاکہ سیلاب زدہ دیہات اور نواحی علاقوں کے لوگ اپنی ضروریات ... پوری کر سکیں۔ ... ابھی ... کھول دیا گیا ہے

بھی ... اس ... الیرون ... میں کمال حاصل کیا۔ اس کے علاوہ ... بھی سیکھیں۔ سندھی اور ... فارسی زبان کی